

محترمہ ص۔س سید صاحبہ *

امت مسلمہ کی زبوں حالی اور مسلم خواتین کی ذمہ داری

آج ہم دنیا کا نقشہ دیکھیں اس پر نشان لگاتے جائیں۔ مسلمان جہاں کہیں بھی ہیں وہ مظلوم ہیں اور عالم غیر مسلم۔ یہ کہا جاسکتا ہے

رحمتیں ہیں تیری اغیار کے کاشانوں پر
برق گرتی ہے تو بچارے مسلمانوں پر
اس کی وجہ علامہ اقبال نے یہ پیش کی ہے

خوار از مہجوری قرآن شدی تو قرآن سے دور ہونے کی وجہ سے ذلیل ہو گیا ہے۔
ہکھو رخ گردش دوراں شدی اور گردش زمانہ کا گلہ کرنے لگ گیا ہے
بھو شبنم بر زمین آگلدہ تو جو شبنم کی طرح زمین پر گرا پڑا ہے
در بغل داری کتاب زعدہ تو بغل میں ایک زعدہ کتاب رکھتا ہے
ہم چونکہ مسلمان ہیں اس لئے اپنے دکھوں کے مداوا کے لئے قرآن و سنت اور حکماء امت کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۶۶ میں اللہ تعالیٰ اپنی سنت یہ بتاتا ہے: ”اگر اہل کتاب توراۃ انجیل اور جو کچھ ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اسے قائم کرتے (پڑھتے اور اس پر عمل کرتے) تو وہ ضرور اپنے اوپر سے بھی کھاتے، اور قدموں کے نیچے سے بھی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم کی خوشحالی میں بنیادی کردار اللہ کی کتاب پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کا ہے۔

ہم مسلمان جو اپنے پاس ایک زعدہ کتاب رکھتے ہیں اس کا کیا مقام ہے؟ سورۃ یونس آیت نمبر ۵۷ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک خاص پیغام نصیحت آ گیا ہے۔ اس میں ان تمام بیماریوں کے لئے شفا اور عافیت کا سامان موجود ہے جو سینوں میں ہوں اور اس میں ہدایت اور رحمت ہے۔“

سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۲ میں ارشاد ہے: اور ہم قرآن مجید سے ایسی چیز نازل کرتے ہیں جو مومنوں

کے لئے شفاء اور رحمت ہے۔“

حضرت محمد ﷺ کا آخری خطبہ جو اسلامی چارٹر کی حیثیت رکھتا ہے اس میں آپؐ نے تقریباً سو الاکھ کے مجمع کے سامنے فرمایا ”میں تم میں کتاب اللہ اور اپنی سنت چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب تک اسے مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔“ حضرت علیؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ خبردار رہو! غمگین ایک فتنہ برپا ہونے والا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس فتنہ سے بچنے کیلئے راہ نجات کیا ہوگی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کی کتاب“ اس میں اس بات کی بھی خبر ہے کہ تمہارے بعد آنے والوں پر کیا گزرے گی اور اس چیز کا بھی ذکر ہے کہ تمہارے معاملات کے درمیان فیصلہ کرنے کی صورت کیا ہوگی۔ یہ قرآن ایک سنجیدہ اور فیصلہ کن کلام ہے جو کوئی ظالم جاہل اس قرآن کو چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے کچل کر رکھ دے گا۔ اور جو شخص اسے چھوڑ کر کسی اور جگہ سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ اسے گمراہ کر دے گا۔ یہ قرآن اللہ کی مضبوط رسی ہے۔ حکیمانہ نصیحت ہے اور یہی سیدھا راستہ ہے اس کے عجائبات کبھی ختم نہ ہوں گے۔

حضرت عمر فاروقؓ نے لوگوں کو قرآنی عظمت سے آگاہ کرنے کے لئے منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کا فرمان بیان کیا ”بلاشبہ پروردگار عالم اس کتاب کے ذریعے بہت سی قوموں کو عزت و سربلندی عطا فرمائے گا اور بہت سے لوگوں کو (جو نہ اسے پڑھیں گے نہ اس پر عمل کریں گے) ذلیل و خوار کرے گا“

انیسویں صدی کی دو عظیم شخصیتیں شیخ الہند مولانا محمود الحسن اُسیر مالٹا (کالا پانی) اور علامہ اقبال اس بات پر متفق تھیں کہ امت کے سارے دکھوں کا ایک ہی علاج ہے کہ اسے قرآن مجید کی طرف لوٹایا جائے۔

مولانا شیخ الہند نے مالٹا سے واپس آ کر علماء وقت کے ایک بڑے مجمع میں فرمایا ”میں نے جیل کی تنہائیوں میں اس بات پر بہت زیادہ غور و خوض کیا کہ پوری دنیا میں مسلمان دینی اور دنیاوی حیثیت سے کیوں تباہ ہو رہے ہیں تو معلوم ہوا کہ اس کا سب سے بڑا سبب قرآن کو چھوڑ دینا ہے۔ اسلئے میں وہیں سے عزم لے کر آیا ہوں کہ اپنی باقی زندگی اس کام میں صرف کر دوں کہ قرآن حکیم کو لفظاً اور معنیاً عام کیا جائے۔ بچوں کے لئے ناظرہ قرآن پڑھانے کے مکاتب بستی بستی قائم کئے جائیں۔ بڑوں کو عوامی درس قرآن کی صورت میں اس کے معانی سے روشناس کرایا جائے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کے لئے آمادہ کیا جائے۔

انیسویں صدی کے دوسرے عظیم دانشور علامہ اقبال بھی مثنوی اسرار خودی میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ

کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

..... ملے از رفت چوں آئین ز دست جب امت مسلمہ کے ہاتھ سے آئین جاتا رہا
..... مثل خاک اجزاء او باہم شکست اس کے اجزاء خاک کے ذروں کی طرح بکھر گئے
..... ہستی مسلم نہ آئین است و بس مسلمان کی ہستی صرف آئین کی وجہ سے ہے
..... باطن دین نیمی نیست و بس نیمی کے دین کا صرف نیمی ایک راز ہے
..... ٹوہی دانی کہ آئین تو چیست کیا ٹو جانتا ہے کہ تیرا آئین کیا ہے؟
..... زیر گردوں سز جھکین ٹو چیست آسمان تلے تیرے قائم رہنے کا راز کیا ہے؟
..... آں کتاب زعدہ قرآن حکیم یہ راز قرآن حکیم ہے جو ایک زعدہ کتاب ہے
..... حکمت اولایزال است و قدیم جس کی حکمت ازل سے ہے ابد تک رہے گی
..... نسخ اسرار نکوین حیات دعویٰ قائم رکھنے کے راز کا نسخہ
..... بے ثبات از قوتش کیر و ثبات جس کی قوت سے کرنے والا ثبات قدم ہو جاتا ہے
..... نوع انسان را پیام آخریں بنی نوع انسان کے لئے آخری پیغام
..... حامل او رحمتہ للعالمین جس کے لانے والے تمام جہانوں کیلئے رحمت ہیں
..... آرج میگردد آرد تا ارجمند بد نصیب کے نصیب اس سے چمک اٹھتے ہیں
..... بندہ را از سجدہ میازد بلند غلام کو غلامی سے اٹھا کر آقا بنا دیتا ہے
..... رہزناں از حفظ او رہبر شدند رہزن اسے حفظ کر کے رہبر بن گئے
..... از کتابے صاحب دفتر شدند ایک کتاب سے اُن گنت کتابوں کے مالک بن گئے
..... دشت بیاباں زتاب یک چراغ خانہ بدوشوں نے اس ایک چراغ کی روشنی سے
..... صد تجلی از علوم اعدر دماغ اپنے ذہنوں میں سینکڑوں علوم کی روشنی پائی
..... بگر آں سرمایہ آمال ما اس ہماری آرزوؤں کے خزانہ کو دیکھو
..... مکتبہ اعدر سیدہ اطفال ما یہ ہمارے معصوم بچوں کے سینے میں سا جاتا ہے
..... خواندہ نہ آیات مبین او سبق جس کسی نے اس کی آیات مبین کا سبق پڑھا
..... بندہ آمد خولجہ رفت از پیش حق وہ غلام آیا اور آقا بن کر حق کے پاس گیا
..... از جہانبانی نوازد ساز او اس کا ساز جہانبانی حلا فرماتا ہے
..... مستبد ہم گشت پا اعزاز او بشید کا تخت اس کی شوکر پر ہوتا ہے
..... اے گرفتار رسوم ایمان تو اے کہ تیرا ایمان رسوم کا قیدی بن گیا ہے

شیوہ ہائے کافری زندان تو تو کفار کے طور طریقوں میں پھنس گیا ہے
گرتو میٹھا ہی مسلمان زیستن اگر تو مسلمان بن کر جینا چاہتا ہے
نیست ممکن جز بقرآں زیستن تو قرآن کے بغیر زندہ رہنا ناممکن ہے
اس وقت دیکھا جائے تو ساری دنیا کے مسلمان غیر مسلموں کے لئے نرم چارہ ثابت ہو رہے ہیں۔ دشمن
ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ کی طرف لپک رہے ہیں۔ ہمارے انفرادی اور اجتماعی دکھوں کا یہی ایک حل ہے جو ہمیں
اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ اور حکماء امت نے تجویز کیا ہے۔

آئیے ہم دیکھیں کہ اس سلسلہ میں مسلمات کی کیا ذمہ داریاں ہیں؟ قرآن پاک کا پارہ ۲۲ کھول کر آیت
نمبر ۲ سے شروع کیجئے: اللہ کریم مسلمات کے لئے مینارہ نور یعنی اہل بیعت سے مخاطب ہے:
”اے نبیؐ کی عورتو! تم دنیا کی عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تمہیں خوف ہو تو دَب کربات نہ کیا کرو۔ ایسا
نہ ہو جس شخص کے دل میں روگ ہو وہ لالچ کرے اور معقول بات کیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور دور
جاہلیت کی طرح آزادانہ نہ گھوما پھرا کرو۔“

اب ہم احادیث نبویؐ کو دیکھتے ہیں۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عورتیں بارگاہ نبوت میں حاضر
ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ساری فضیلتیں مرد لے گئے۔ جہاد میں شرکت کا شرف بھی انہیں ہی نصیب ہوتا ہے
کیا کوئی ایسا عمل ہے جو ہم کریں تو ہمیں بھی مجاہدین کا درجہ و ثواب ملے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو عورت گھر بیٹھے گی اسے
مجاہدین کا درجہ و ثواب ملے گا۔ امام ترمذی اور بزاز نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضرت محمد
ﷺ نے فرمایا عورت کا باپردہ اور مستور رہنا ہی بہتر ہے جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکنے لگتا ہے۔
جب تک وہ اپنے گھر کی چار دیواری کے اندر رہتی ہے رحمت الہی سے قریب تر ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے کسی
نے پوچھا مسلم عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا مسلم عورت کی بہترین صفت یہ ہے کہ نہ تو وہ نا محرم
کو خود دیکھے اور نہ ہی کسی نا محرم کو اپنا آپؐ دیکھنے دے۔ اب حکیم الامت علامہ اقبال کے اشعار بغور دیکھیں:

اگر بندے زدویشے پذیری اگر تو درویش کی ایک بات مان لے
ہزار امت ہمیرد تو نیری ہزار بار یہ امت مرجائے پر تم نہ مرنا
بتول باش و پنہاں شوازیں عصر بتولؐ بن کر زمانے کی نظر سے چھپ جا
کہ در آغوش شبیرے گگیری تاکہ تیری گود میں امام حسینؑ جیسے بیٹے پیدا ہوں
ایک اور موقع پر فرمایا: ع بیٹ مسلم چھوڑ دے مے دروں مے بردوں

آپؐ آگے دیکھیں ارشاد میں نماز قائم کریں نہ کہ تو فیہ لولہ اللہ اور اسی کے رسول ﷺ کی اطاعت کریں

بے شک اللہ بھی چاہتا ہے کہ اس گھروالوں سے گندی باتیں دور کر کے انہیں صاف ستھرا کر دے۔

اس آیت کے ذریعے مسلمات کو اسلامی اقدار کو رواج دینے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نماز جو دین کا ستون ہے وہ ٹی وی پر دیگر اموں اور غیر ضروری معروفیات کی وجہ سے منہدم ہو رہا ہے۔ ان خرافات کو چھوڑے بغیر اس ستون کی تعمیر ناممکن ہے۔ ہم نئی نسل کی بے ہروی کی شکایت کرتے ہیں مگر اس میں روشن دماغ، نئی نسل کا کوئی قصور نہیں مجرم ہم بزرگ لوگ ہیں جو نماز کے ذریعے ان حساس پودوں کی آبیاری نہ کر سکے۔ یہ آب حیات نو خیز نسل کے لئے کتنا ضروری ہے اس کا اندازہ اس حدیث شریف سے لگائیں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ بچے کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھائیں اور اگر وہ دس سال کا ہو کر بھی نہیں پڑھتا تو اسے مار کر پڑھائیں۔

اگلا حکم ہے کہ ”زکوٰۃ دیں“۔ اسلامی معاشرہ میں زکوٰۃ ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ آج کے دور میں معیار زندگی کی دوڑ نے امراء کو احساس برتری کا حریض اور غرباء کو احساس کمتری کا شکار بنا رکھا ہے عورت اگر گھر میں آنے والی رقم کی زکوٰۃ اللہ کے حکم کی مطابق نکالتی رہے تو معاشرہ کے آدھے دکھ ختم ہو سکتے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو عزت دیں اللہ کریم آپ کو عزت و سکون دے گا۔

اب اس سے اگلی آیت پڑھیں جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور یاد کرو اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ باریک بین خیر رکھنے والا ہے۔“

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ”تم میں سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن شریف سیکھے اور دوسروں کو سکھائے“

اس کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ عملی طور پر یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ جو لوگ قرآن پاک ناظرہ پڑھتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہرزبان پڑھنے میں روانی عطا فرماتا ہے جو لوگ حفظ کر لیتے ہیں ان کیلئے تمام دینی و دنیاوی علوم یاد کرنا آسان بنا دیتا ہے اور جو لوگ اس کا ترجمہ سیکھ لیتے ہیں خداوند تعالیٰ ان کیلئے دنیا کی ہرزبان سیکھنا سہل بنا دیتا ہے۔ آپ احکم الحاکمین کے اس نکتہ پر بھی غور کریں کہ اس نے سورۃ قمر میں ایک ہی آیت کو چار بار دہرا کر یہ پیغام دیا کہ ”ہم نے قرآن کو ذکر یعنی پڑھنے اور یاد کرنے کیلئے آسان بنایا ہے۔ پس کیا ہے کوئی توجہ دینے والا“

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کو صد اعوام دے رہا ہے کہ اس آسان کتاب کو پڑھ کر ذہنی بالیدگی پیدا کریں۔ اس طرح انسان دینی و دنیاوی علوم حاصل کر کے اپنے ماحول میں ممتاز ہو جاتا ہے اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ قرآن شریف پڑھانے والوں کو اللہ کریم معاشرہ میں بہتر مقام عطا فرماتا ہے میں ذاتی طور پر متعدد قرآن شریف پڑھانے والی عورتوں سے واقف ہوں جن کے بیٹے معمولی دیہاتی گھرانوں سے ڈی۔ ایس۔ پی۔ انارنی جزل سر کردہ ایڈووکیٹ اور میلیٹ ڈائریکٹر جیسے جلیل القدر مناصب پر فائز ہو کر والدین کے لئے ذریعہ افتخار بن گئے۔

پچھلے دور میں گلی گلی اور کھیتوں پر فائز تھے اب اس رواج کو عام کرنے کی

ضرورت ہے۔ آپ کسی قرأت کے ماہر سے اپنا تلفظ درست کروائیں کیونکہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ قرآن شریف ویسے ہی پڑھا جائے جیسے یہ نازل ہوا تھا۔ یہ یاد رکھیں کہ ہمت مردوں مدد خدا کے مصداق جب انسان نیکی کے کام کی طرف رخ کرتا ہے تو وہ ایک قدم چلتا ہے اور اللہ کی رحمت دو قدم آگے بڑھ کر اسے آگے بڑھنے کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ آپ کا کام صرف نیت اور ہمت ہے باقی کا اللہ مالک۔

امت مسلمہ میں ایسی خواتین کی کمی نہیں ہے جو فرمت فراغت اور صحت جیسی نعمتوں سے بہرہ یاب ہیں۔ علامہ ازیں میری بہت سی بہنیں جو ریٹائرمنٹ کے بعد مصروف ترین زندگی سے بیکاری کی زد میں آ جانے کی وجہ سے بیماری کی آغوش میں جا گرتی ہیں ان کے لئے اپنی موجودہ زندگی سنوارنے اور اگلی زندگی کے لئے کمائی کرنے کا یہ تاد موقع ہے۔ علامہ اقبالؒ نے اسی مقصد کے پیش نظر عورت کو اس کی ذمہ داری سے آگاہ فرمایا۔

زشام ما مدون آور سحر را ہماری سپہ بختی کی رات ختم کر کے سحر پیدا کر
به قرآن باز خواں اهل نظر را مومنوں کو پھر سے قرآن کی تعلیم دے
تو میدانی کہ سوز قرأت تو کیا تو جانتی ہے کہ تیری قرأت کے سوز نے
دگرگوں کرد تقدیر عمر را عمر کی تقدیر پلٹ کر رکھ دی تھی

عملی تدریس کے متعلق عرض ہے کہ ہمیں ایک ایک بچے کو علیحدہ علیحدہ سبق دینے کے فرسودہ طریق کو چھوڑ کر نئے طریقے اپنانا چاہئیں۔ ب کو با اور ت کو تا کی لایعنی مشقت میں معصوم بچوں کو نہ ڈالیں۔ ہمیں الفاظ کی آواز سے ہی تعلق ہے۔ حروف جمعی کیلئے ہمارا الفراء زیادہ بہتر ہے چارٹ کے ذریعے صحیح مخارج سے بار بار کہلو کر مشق کرائیں۔ اس کے بعد استاد ایک طرف بیٹھ کر طالب علموں سے کہے کہ جس کو اچھی طرح یاد ہو وہ میرے پاس آتا جائے۔ استاد انہیں لائن میں بٹھاتا جائے اور باقی بچوں سے کہے کہ وہ ان قابل بچوں کو اپنا آموختہ سنا کر میرے پاس آئیں۔ ظاہر ہے تالائق ترین طالب علم کو جب اتنے زیادہ بچوں کو سنے گا تو اس کی کمزوری جلد ہی دور ہو جائیگی اور بچوں کو لاشعوری طور پر پڑھنے پڑھانے کی تربیت حاصل ہوگی۔ حروف جمعی کے بعد حروف جوڑ کر الفاظ کی مشق کرائی جائے اور ایک دو سپارے ایک ایک لفظ کی مشق کرائی جائے اسکے بعد پوری آیت کی صحیح لب و لہجے سے مشق کرائی جائے۔ جو خوش بخت بہنیں اپنے محلے میں یہ تحریک چلائیں گی انہیں تجربہ ہوگا کہ زیادہ سرگرمی چھوٹے بچے اور گھریلو عورتیں دکھاتی ہیں۔ صبح کی نماز کے بعد بچوں کو اور امور ناشائستہ نمٹانے کے بعد خواتین کو پڑھائیں۔

مختصر یہ کہ ہمارے انفرادی و اجتماعی دکھوں کا علاج اور قوم کی بقاء کیلئے تریاق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اور یاد کرو اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ باریک بین خبر رکھنے والا ہے“